السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص لاوارث مرگیا۔ مرنے کے قریب اس نے اپنی مملوکہ 5 کھنڈی مزروعہ زمین کےلیے متعلق چار دانا اشخاص کوبلاکر وصیت کی کہ میری وفات کے بعد، اس زمین کی پیداوار سے سرکاری لگان اداکرنے کے بعد جس قدر بچے اس سے ہر سال میری فاتحہ کرنا، لیکن اس کی وفات کے بعدان داناؤں نے وہ زمین مسجد پر وقف کردی، کیااوصیاء کا یہ فعل جائز ہے؟ اگرجائز ہے تواس کا ثواب کس کوملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرفاتحہ کہ یہ مطلب ہے کہ بقیہ مال (بعدادائیگی سرکاری مال گزاری) مجھ کوثواب پہنچانے کے فقراء ومساکنی ویتامیٰ کوکھلادیا جایا کرے تواس کی پابندی ضروری ہے اوراوصیاء کا اس کومسجد پر وقف کرنا باطل اورلغوہے۔کیوں کہ وصیت کنندہ کی تصریح کے خلاف کرنادرست نہیں ہے۔ارشاد ہے فَمَن بَدَّلَهُ بَعدَما سَمِعَهُ فَإِنَّما إِثمُهُ عَلَى الَّذينَ يُبَدِّلونَهُ... ١٨١ ...البقرة

اوراگریہ مطلب ہے کہ میری وفات کے بعد کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس کا ثواب مجھ کوبرابر پہنچتا رہے خواہ وہ طریقہ کسی نوعیت کا ہو۔اورصرف زمین کے منافع میں تصرف کرنے کی اجازت تک محدود نہ ہو، تواوصیاء کازمین کومسجد پر وقف کرنا درست ہے اوراس کا ثواب وصیت کنندہ کوپہنچتا رہے گا، مگرحکم اس صورت میں ہے جبکہ وصیت کنندہ کا کوئی قرابت دارذوی الارحام میں سے بھی نہ ہو، یہ وصیت صرف ثلث مال میں نافذ ہوگی۔

(محدث دہلی ج:9ش:5،شعبان 1360ھ ستمبر 1941ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 202

محدث فتویٰ